بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

جہاتُ الاسلام کا مسلسل شمارہ ۱۸ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ مجلّہ میں علومِ اسلامیہ کے متنوع پہلوؤں پر علمی و تحقیقی مقالات کا ایک خوبصورت گل دستہ سجایا ہے۔ شرکاء میں ملک کے نامور اہل علم بھی ہیں اور بیرون ممالک کے دانش ور بھی۔ پی ایچ ڈی کے سکالرز بھی نو آموز حیثیت سے شامل ہیں۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کی واضح ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف انہی مقالات کا انتخاب کیا جاتا ہے جن پر کم از کم دو ماہرین اپنی مثبت رائے دیں۔ جو مقالات مطلوبہ معیار پر پورا نہیں اترتے، مجلس ادارت کی طرف سے ان کی تحریرات واپس کردی جاتی ہیں۔

عالم اسلام کو اس وقت جو فکری، سیاسی، معاشرتی اور علمی تحدیات درپیش ہیں امت مسلمہ کے ہر فرد کو ان کا ادراک کرنے کی ضرورت ہے۔ عالمی طاقتیں استعماری مقاصد کے پیش نظر عالم اسلام کو عدم استحکام سے دو چار کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ اکثر ممالک اسلامیہ میں خانہ جنگی اور دہشت گردی کی فضا پیدا کرکے سیاسی و معاشی طور پر کمزور کیا جارہا ہے۔ کم بیش یہی حال وطن عزیز پاکستان کا بھی ہے۔ کہیں فرقہ واریت کے نام پر، کہیں علاقائیت اور قومیت کے نام پر ملک میں انتشار پیدا کیا جارہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ کا ہر فرد بالعموم اور وطن عزیز کا ہر باشندہ بالخصوص دشمن کی سازشوں کو سمجھے اور حتی الامکان انہیں ناکام بنائے۔ یہ تبھی ممکن ہے کہ ہم اپنے اندرونی اختلافات کو مٹا کر فرقہ واریت و منافرت کی دیواریں منہدم کرکے قوم میں اتحاد و اتفاق پیدا کریں اور علمی طور پر اپنے آپ کو مضبوط بنائیں۔

اعلیٰ تعلیمی و تحقیقی اداروں کا ایک بڑا مقصد ملک و قوم کی درست سمت میں رہنمائی کرنا ہے۔ بالعموم ترقی یافتہ ممالک میں جامعات ہی کے اساتذہ و محققین ملکی پالیسیوں کی تشکیل کرتے ہیں اور قوم بھی اپنا مستقبل انہی سے وابستہ کرلیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت و عوام دونوں کا تعلیمی اداروں پر اعتماد ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے تعلیمی ادارے سرے سے اس سوچ وفکر سے عاری ہیں اور نہ ہی ہمارے ارباب اختیار اس زاویے سے سوچتے ہیں۔

ملک اور معاشرے کو کس قسم کی راہنمائی درکار ہے؟ کن سائنسی اور سماجی علوم کی ضرورت ہے؟ علوم کے کن

پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے؟ الٰہیاتی اور دینی علوم میں تحقیق کے کیا تقاضے ہیں؟ ان مباحث سے قطع نظر آج کا محقق اپنی دنیا میں مگن ہے اور بین الاقوامی اور قومی سطح پر ہونے والی تحقیقات سے باخبر نہیں ہے۔ کم و بیش یہی حال رسائل و جرائد کا بھی ہے۔ موضوعات میں تکرار ہے، ندرت و جدت کا فقدان ہے۔ جامعات میں ہونے والی تحقیقات اور علمی رسائل میں شائع ہونے والے کام کا عملی اور سماجی مسائل سے تعلق نہ ہونے کے برابر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی ترجیحات کا تعین کریں اور اپنی تحقیقات کو انسان اور معاشرے کے لیے مفید بنائیں۔

جہات الاسلام میں حتی الامکان مذکورہ امور کو پیش نظر رکھا جاتا ہے اور موصولہ مضامین کی کثیر تعداد میں سے انہی کا انتخاب کیا جاتا ہے جن سے علم و تحقیق کے نئے زاویے کشا ہوں۔ غور و فکر کی نئی راہیں کھلیں۔ چنانچہ زیر نظر شمارہ میں تفسیر القرآن، حدیث و سنت، سیرت النبی، فقہ و اصول فقہ اور دیگر جدید موضوعات پر مقالات شامل ہیں۔ حسب روایت ایک کتاب پر جامع تبصرہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

جہات الاسلام کی اشاعت کو نو سال مکمل ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ (شیخ زاید اسلامک سینٹر) نے نہایت مستعدی اور جانفشانی کے ساتھ ادارت کی ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔ حالیہ شمارے سے فیکلٹی کے دو ممبران ڈاکٹر حافظہ شاہدہ پروین (شعبہ علوم اسلامیہ) اور ڈاکٹر حفصہ نسرین (شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ) کو بطور معاون مدیر مقرر کیا جا رہا ہے۔ تاکہ نئے لوگ بھی مجلّہ کی ادارت میں ہاتھ بٹائیں اور کام سیکھیں۔ امید ہے کہ معاون مدیران کی شمولیت سے مجلّہ کے معیار میں مزید اضافہ ہوگا۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ مجلّہ کے بارے میں اپنی آراء سے ادارہ کو ضرور مطلع فرمائیں۔

ڈاکٹر طاہرہ بشارت
مدیرۂ اعلیٰ